ماہنامہ ترجمان السنہ جون ۱۹۹۲ء ماہ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ

تصریحات

عیدالضحیٰ کی مناسبت سے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس عہد کی تجدید کرے کہ وہ اس کے راستہ میں اپنے وقت' مال' اولاد اور ہر قیمتی سے قیمتی متاع کی قربانی کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔ جانور کی گردن پر چھری پھیرنا اس وقت تک کسی اہمیت کا حامل نہیں ہو سکتا جب تک ذکر الٰہی سے غافل کرنے والی نفسانی خواہشات کو قربان نہیں کر دیا جاتا۔ نفس امارہ پہ چھری پھیرنا ہی درحقیقت قربانی کی روح ہے اور اگر کوئی شخص عید قرباں کے موقعہ پر اس عزم کی تجدید نہیں کر سکتا تو عند اللہ اس کی ظاہری قربانی ریاء اور نام و نمود کے سوا کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ نے جن خطوط پر جماعت کو گامزن کیا تھا اگر انہی خطوط پر جدوجہد جاری رکھی جاتی تو آج ہمیں طوائف الملوکی کا یہ سیاہ ترین دور نہ دیکھنا پڑتا۔ شہدائے اہل حدیث کے خون سے بے وفائی اور ان کے کیس کے سلسلہ میں کار پردازان حکومت سے حقیر مفادات کے عوض سمجھوتہ کرنے کی سزا اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ آج ہماری کسی مسئلے میں بھی کوئی آواز نہیں رہی۔ ایک قلیل جماعت اپنے موقف کو رائے عامہ پر واضح کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتی باقی سب طوائف اپنے مفادات اور ذاتی مصلحتوں کی رو میں بہہ کر اپنی اہمیت کھو چکے اور عوام کی لعن طعن کا نشانہ بن رہے ہیں۔ حقیقت میں علامہ صاحبؒ کا کیس ہمارے لئے امتحان و آزمائش کی ایسی بنیادی کڑی تھی کہ اگر وہ قائم رہتی تو بقیہ کڑیاں سلامت رہ سکتی تھیں اور یوں سلسلہ جماعت بھی باقی رہتا۔ جب یہی مرکزی کڑی باقی نہ رہی تو بقیہ بھی ایک ایک کر کے ٹوٹتی گئیں اور یوں مرکزیت اور اتحاد و اتفاق عنقا ہو کر رہ گیا۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ جن پر احتساب کا فریضہ عائد ہوتا تھا وہ بھی اپنی زبانوں پر قفل لگائے رہے اور انہوں نے شہدائے اہل حدیث کے مشن سے وفاداری کا ثبوت نہ دیا۔ آج بھی اس امر کی ضرورت ہے کہ علامہ صاحبؒ کے اسلوب سیاست کو واپس لانے کے لئے نوجوان آگے بڑھیں اور احتساب کا فریضہ ادا کریں۔